Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱	۳ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ۲۴ امان ۱۳۵۶ہش ۲۴ مارچ ۱۹۷۷ء	نمبر ۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی طبیعت ذیابیطس اور اعصابی کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ گذشتہ تین چار ہفتوں سے شدید کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

پسرم چوہدری نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ گجرات چند دنوں سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ انتڑیوں میں انفیکشن ہے بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(چوہدری) محمد ابراہیم چیمہ۔ فیکٹری ایریا ربوہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی علالت

ربوہ ۲۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

کل شدید بے چینی کی تکلیف رہی اور اعصابی کمزوری بھی بہت رہی۔

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی

ربوہ ۲۳ مارچ۔ آج یوم پاکستان کی تقریب سعید یہاں پر اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ صبح نماز فجر کے بعد تمام مقامی مساجد میں وطنِ عزیز کی ترقی اور استحکام کے لئے اجتماعی دعائیں کی گئیں۔ صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید اور دیگر جماعتی اداروں کی عمارات پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ بچوں اور نوجوانوں کی کھیلیں ہوئیں اور رات کو عمارات پر چراغاں کیا گیا۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبتک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجے کے نہ ہوں کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے

اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس سے متأثر ہوں

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ یعنی سیدھا ہو جا، کسی قسم کی بداعمالی کی کجی نہ رہے، پھر راضی ہوں گا، آپ بھی سیدھا ہو جا اور دوسروں کو بھی سیدھا کر۔ عرب کے لئے سیدھا کرنا کس قدر مشکل تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا کیونکہ اس حکم کے رُو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری کرنا، جہاں تک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اس کو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوتِ قدسی کا پتہ لگتا ہے چنانچہ آپؐ نے اس حکم کی کیسی تعمیل کی۔ صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تیار کی کہ اُن کو كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہا گیا اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی آواز اُن کو آ گئی۔ آپؐ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا۔ غرض ایسی کامیابی آپؐ کو ہوئی کہ اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعاتِ زندگی میں نہیں ملتی۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ تھی کہ قیل و قال ہی تک بات نہ رکھنی چاہیئے کیونکہ اگر نرے قیل و قال اور ریاکاری تک ہی بات ہو تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہو گا اور دوسروں پر کیا شرف! تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اس کو قبول کر لیں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔ کیا کوئی انسان میلی چیز پسند کر سکتا ہے؟ جب تک کپڑے میں ایک داغ بھی ہو وہ اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہو گی کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں کسی مقام تک نہ پہنچ سکو گے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۸۰، صفحہ ۱۸۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگانِ شوریٰ کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ارشاد فرمودہ اہم ہدایات

شوریٰ کا قیام

اسلامی اصولِ شریعت کے مطابق کسی امر کے فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے دوسروں کا کام مشورہ دینا ہے مجلس مشاورت کوئی فیصلہ نہیں کرتی بلکہ مشورہ دیتی ہے فیصلہ خلیفہ کرتا ہے۔ یہ نہ کہا یا لکھا جائے کہ مجلس نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ مجلس نے یہ مشورہ دیا یا مجلس کے مشورہ پر خلیفہ نے یہ فیصلہ کیا۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۸ء صفحہ ۴۷)

اجلاس شوریٰ سے غیر حاضر نمائندگان

جو ممبران شوریٰ بلا رخصت حاصل کئے اجلاس میں حاضر نہ ہوں آئندہ کے لئے ان کو شوریٰ کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔

(ملخصاً رپورٹ مشاورت ۱۹۵۸ء صفحہ ۳۴)

نمائندگان کے لئے ہدایات

ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی میں تیرے لئے آیا ہوں تو میری رہنمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے یا اپنی شہرت و عزت یا بڑائی کا خیال آجائے نہ میں کسی غلط رائے کی تائید کروں میری نیت اور رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔

(۲) مشورہ کے وقت ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے مشورہ کے معنے ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کی پچ کرتے ہیں مگر ہماری جماعت کو صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے۔

(۳) کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔

(۴) کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ یہ مد نظر ہو کہ جو سوال پیش ہے اس کے لئے کونسی مفید بات ہے۔

(۵) جو بات سچی ہو اسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیئے خواہ اسے کوئی پیش کرے۔

(۶) کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیں۔ لوگوں کی باتیں سنیں اور ان کا موازنہ کریں اور پھر رائے پیش کریں۔

(۷) کبھی دل میں نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے بعض آدمی اس میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی۔ سچی اور علمی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔

(۸) اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔

(۹) ہماری تجاویز جن کے مقابلہ میں ہم کھڑے ہیں ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور مؤثر ہوں۔

(۱۰) رائے دیتے وقت دیکھ لو کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مضر۔ فروعات کو نہ دیکھو بلکہ واقعہ کو دیکھو مفید ہے یا مضر۔

(۱۱) سوائے کسی خاص بات کے یونہی دوہرانے کے لئے کھڑے نہ ہوں ہاں اگر نئی تجویز ہے تو پیش کر دو۔ (ملخصاً از رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۱، ۸ ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۹، ۱۲)

انتخاب نمائندگان کس طرح ہونا چاہیئے

جب کسی جماعت سے نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے اس میں لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔ (رپورٹ مشاورت ۱۹۲۴ء صفحہ ۳۴)

شوریٰ کے نمائندہ کے فرائض

نمائندہ جو مجلس مشاورت میں شامل ہوتا ہے اس کی نمائندگی یہاں کی کارروائی کے اختتام کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ ایک سال تک جماعت کا نمائندہ رہتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سارا سال لوگوں کو تحریک کرتا رہے اور وہ باتیں انہیں بار بار بتائے جو یہاں پاس ہوئی ہیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۱۲۵)

شوریٰ کی زبان

دوست بولتے وقت کوشش کیا کریں کہ اردو میں کلام کریں۔ اردو کو رائج کرنے کا بہترین انتظام یہی ہو سکتا ہے کہ ہماری مجلس شوریٰ کی زبان اردو ہو۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۹ء غیر مطبوعہ)

تجاویز برائے شوریٰ

مقامی جماعت کی وساطت کی ضرورت

مقامی انجمنوں کا ہر ممبر جو مجلس مشاورت میں کوئی تجویز پیش کرنا چاہتا ہو وہ سب سے پہلے اپنی تجویز اپنی مقامی انجمن میں پیش کرے وہاں اگر کثرت رائے مؤید ہو تو وہ مقامی انجمن مرکز کے صیغہ متعلقہ سے خط و کتابت کرے۔ خطوط کے آنے جانے کا عرصہ نکال کر ۱۵ دن کے اندر جواب نہ جائے تو مقامی انجمن اس تجویز کو خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر سکے گی۔ اگر صیغہ کا جواب ۱۵ دن کے اندر چلا جائے تو صیغہ کا یہ جواب مقامی انجمن کے سامنے پیش ہوگا۔ پھر اگر مقامی انجمن اس تجویز کو مجلس مشاورت میں پیش کرنا چاہے تو وہ تجویز خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کر دے۔ آپ کی منظوری حاصل ہونے کے بعد تجویز صیغہ متعلقہ کی رائے کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش ہو۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۱)

شوریٰ سے متعلقہ معاملات کی نوعیت

ا۔ اس مجلس کا نام مجلس مشاورت ہے۔ اس کے نام سے اس کے فرائض کی آگاہی ہوتی ہے مگر بعض لوگ اس کے نام کو بھول جاتے ہیں ہمیں اس نام کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مجلس مشاورت ہے اور وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے متعلق ہوں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۸)

(ب) کوئی ایسی تجویز کسی کو مجلس مشاورت میں پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی جس کے متعلق بجٹ وغیرہ کی منظوری پہلے نہ حاصل کر لی ہوگی اور اس کے قلمبند کئے ہوئے الفاظ پہلے پاس شدہ نہ ہوں گے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۷۹)

شوریٰ میں شرعی امور کے پیش کرنے کے متعلق طریق

اگر کوئی ایسی تجویز پیش کرنا چاہے جس کا تعلق شرعی مسائل سے ہو اسے پہلے سلسلہ کے مفتیوں کے سامنے پیش کر کے جواز کا فتویٰ حاصل کرنے کے بعد پھر اسے مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۱ء صفحہ ۸۷)

سلسلہ کے کام میں نقائص دیکھنے پر اطلاع کا طریق

ا۔ اگر کسی کو سلسلہ کے کام میں کوئی نقص نظر آئے تو اس کا فرض ہے کہ وہ صاف طور پر کہے مجھے فلاں نقص نظر آتا ہے اس کی اس طرح اصلاح کی جائے لیکن یہ کسی طرح جائز نہیں کہ بات دل میں کوئی اور ہو اور ظاہر کوئی اور کی جائے۔ یہ طریق دین اور تقویٰ کے لحاظ سے سخت مضر ہے۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صفحہ ۵)

ب۔ انسانی کاموں میں مختلف قسم کے نقائص پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں ان نقائص کا علم ہو وہ اگر اطلاع نہ دیں تو نقص دور نہیں کئے جا سکتے اور کام میں خرابی بڑھتی جاتی ہے اور مجھے پسند نہیں کہ نقائص کو دور نہ کیا جائے جسے سلسلہ کے کاموں میں کوئی نقص معلوم ہو اس کی مجھے اطلاع دے تا اگر اہم ہو تو تحقیقات کے لئے کمیشن کے سپرد کیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۳۱ء صفحہ ۹)

سوالات کرنیوالوں کے لئے ہدایت

ضروری سوالات کے متعلق یہ طریق ہونا چاہیئے کہ پہلے سے لکھ کر بھیج دئے جائیں۔ کم از کم ۱۵ دن مجلس سے پہلے۔ اور ان کے متعلق نوٹس دیں کہ یہ سوال کیا جائے گا تا ان کے متعلق تیاری کر کے جواب دیا جا سکے۔ (رپورٹ مشاورت ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۷)

سب کمیٹی شوریٰ میں نام پیش کرنے کا طریق

اگر کوئی دوست اپنا نام آپ پیش کر دیں یا کوئی دوست اپنی ذاتی واقفیت کی بناء پر کسی دوست کا نام تجویز کر دیں تو یہ کوئی معیوب بات نہیں لیکن دوسرے کو یہ کہنا کہ میرا نام پیش کرو سخت معیوب بات ہے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۸)

غیر نمائندہ شوریٰ کا نام تجویز کرنیوالا

اگر کوئی شخص کسی ایسے شخص کا نام سب کمیٹی کے ممبر بنائے جانے کے لئے پیش کرے گا جو مجلس مشاورت کا نمائندہ نہ ہو گا تو اسی دن کے اجلاس شوریٰ میں حصہ لینے کے حق سے محروم کر دیا جائے گا۔ (رپورٹ مشاورت ۱۹۴۸ء صفحہ ۵)

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مبارک دور
اور
حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

جن لوگوں نے تاریخ اسلام اور ان کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی اس امر سے آگاہ ہیں کہ حضرت رسول پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور انور کے بعد خلافت راشدہ کے عہد سعادت میں افضال الٰہیہ کا دروازہ امت محمدیہ پر وا تھا اور تائید ایزدی اسلام کے شاملِ حال تھی جس کے باعث دین الحق کا پرچم سیاہ و سفید قوموں کے درمیان بڑی شان و عظمت کے ساتھ ہر کہیں لہراتا نظر آتا تھا اور توحید خداوندی کا حیات بخش چشمہ چاروں سمت جاری و ساری ہونے کی وجہ سے لات و منات وغیرہ لاکھوں بتوں کی معبودانہ زندگی پر کامل موت وارد ہو چکی تھی جب ایسا نو خلق اور ایمان افروز منظر خیر القرون میں انسانی آنکھوں نے مشاہدہ کیا تو منکرین اسلام میں سے بعض ایسے بھی رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ارشاد خداوندی کے مطابق مسلمانوں کے اوصاف حمیدہ اور محاسن اسلام کو دیکھ کر کہنے پر مجبور ہو گئے کہ کاش ہم بھی مسلمان ہوتے لیکن بعد کی صدیوں میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے یہ صورت قائم نہ رہ سکی یہاں تک کہ دور آخر آ گیا جس میں مخبر صادق ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کو سخت ضعف لاحق ہونا تھا اور قوم مسلم اپنی بداعمالی اور بعض غلط عقائد و نظریات کی زد میں آ جانے کی وجہ سے روحانیت سے کوسوں دور جا پڑی تھی چنانچہ عصر حاضر میں دیکھنے والوں نے پھر اس قسم کا روح فرسا اور بھیانک منظر دیکھا

چنانچہ "تونسہ شریف" ڈیرہ غازیخاں کے پرانے گدی نشین جناب خواجہ سلیمان صاحب تونسوی فرماتے ہیں کہ

"اگر بالفرض اس زمانہ میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے تو اس زمانہ کے لوگوں کو کافر کہتے اسلئے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے شریعت کی پیروی چھوڑ دی ہے اور اگر یہ لوگ ان کو دیکھتے تو انہیں مجنون اور دیوانہ کہتے کیونکہ ان کے سارے اخلاق اور افعال شریعت کے مطابق تھے اور خواہشات نفسانیہ سے پاک"

(تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی اردو ترجمہ نافع السالکین صفحہ ۵؟ مطبوعہ اشرف پریس لاہور)

نیز جناب سرسید احمد خاں صاحب مرحوم کو کہنا پڑا کہ:

"اگر آج خدا کی توحید کا سبق دینے والا اور دنیا میں وحدت و یگانگی پھیلانے والا تھوڑی دیر کے لئے ہمارے ہاں آوے اور اپنی امت کا حال دیکھے تو قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری اور سارے عالم کی جان ہے کہ وہ مشکل سے پہچانے گا کہ یہ اس کی وہی امت ہے جس کو اس نے توحید کا سبق سکھایا تھا"

(تہذیب الاخلاق جلد اول صفحہ ۲)

ایسا ہی "چٹان" لاہور کی ایک اشاعت میں بحوالہ انسائیکلو پیڈیا آف سوشل سائنسز" جناب سیف الرحمٰن صاحب شیروانی کے مضمون "سے گئے تثلیث کے فرزند میراث خلیل" کے ابتداء میں مسلمانوں کے شاندار ماضی کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ

"مسلمان آج دنیا کے ہر ملک میں موجود ہیں لیکن زبوں حال اور ذلیل و خوار جہاں اقلیت میں ہیں غیروں کے ہاتھوں ذلت برداشت کر رہے ہیں اور جہاں اکثریت میں ہیں وہاں اگرچہ حکومتیں ان کی اپنی ہیں لیکن کسی نہ کسی بڑی طاقت کے حلقہ اثر میں بُری طرح جکڑے ہوئے ہیں اس ذلت و رسوائی کی کیا وجوہات ہیں ممکن ہے بہت سی مختلف النوع وجوہات ہوں لیکن واضح اور بدیہی وجہ یہ ہے کہ اسلام ان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی سے خارج ہو چکا ہے وہ قوم جس کے علم و فضل سے یہ جہاں منور ہوا تھا آج ان کے اپنے گھر جہالت سے تاریک تر ہیں جن کے اسلاف ماوراء النہر تک حکومت کرتے تھے آج وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ ماوراء النہر کس علاقے کا نام ہے جن کے اسلاف نے تثلیث کے فرزندوں کو سرنگوں کیا تھا ۱۹۲۲ء میں وہی لوگ سولہ کروڑ دس لاکھ کی تعداد میں کلیسا کے زیر نگین تھے"

(ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۱؍ جنوری ۱۹۷۲ء صفحہ ۱۱)

جب روحانیت سے دوری کے باعث مسلمانوں کی ایسی دگرگوں حالت ہو گئی اور چاروں طرف سے اغیار اسلام پر بُری طرح حملہ آور ہو گئے تب اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور سنت اسلامیہ کی روحانی بیداری کے لئے وقت کے تقاضا کے مطابق امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور ہوا تا اس کے مبارک ہاتھوں روحانی اعتبار سے ایک نئی زمین اور نئے آسمان کی دیواریں استوار کی جائیں۔ اور عہد نبوی اور خلافت راشدہ کے عہد سعادت کی سی "خیرات و برکات" از سر نو عود کر آئیں۔ مولانا محمد حبیب الرحمٰن صاحب ناظم دارالعلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں کہ:

"آخر زمانہ میں امام مہدی ایسے ہوں گے جن کے اندر نبوت کا وصف یعنی آثار نبوت و حکمت پوری طرح مجتمع ہوں گے اور وہی خیرات و برکات عود کر آئیں گے جو زمانہ نبوت یا خلافت میں تھے"

(اشاعت اسلام المعروف بہ دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا صفحہ ۱۴۹؟ مطبوعہ محبوب المطابع برقی پریس دہلی)

اللہ تعالیٰ نے اس دور آخرین میں تجدید و احیاء دین اسلام کے لئے پون صدی قبل جس مقدس انسان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے وجود باجود کی صورت میں مبعوث فرمایا تھا وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"یہ زمانہ بھی روحانی لڑائی کا ہے شیطان کے ساتھ جنگ شروع ہے شیطان اپنے تمام ہتھیاروں اور مکروں کو لے کر اسلام کے قلعہ پر حملہ آور ہو رہا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اسلام کو شکست دے مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت شیطان کی آخری جنگ میں اس کو ہمیشہ کے لئے شکست دینے کے لئے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو شناخت کرتا ہے"

(اخبار الحکم قادیان ۱۷؍ اگست ۱۹۰۳ء)

نیز فرماتے ہیں:-

"اس (خدا تعالیٰ) نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین پر طوفان ضلالت برپا ہے تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہو گا وہ غرق ہونے سے نجات پائے گا اور جو انکار میں رہے گا اس کے لئے موت درپیش ہے"

(فتح اسلام)

پھر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"سچائی کی فتح ہو گی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے وقتوں میں چڑھ چکا ہے"

(فتح اسلام صفحہ ۹ تا ۱۰)

جس دور میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے اسلام کی سربلندی اور عالمگیر فتح و کامرانی کا نقارہ بجایا وہ زمانہ ایسا نازک زمانہ تھا کہ اغیار تو اور خود مسلمان کہلانے والے بھی اسلام کی آئندہ ترقی اور غلبہ سے مایوس ہو چکے تھے اور اسلام کی صداقت کے لئے کسی آسمانی نشان اور معجزہ کے دکھانے سے محض قاصر تھے اور دقیانوسی خیالات کا شکار ہونے کی وجہ سے اسلامی صداقتوں اور قرآنی حقائق کو جدید علم کلام کی روشنی میں پیش کرنے سے نہ صرف انکاری تھے بلکہ کسی دلکش پہلو سے اسلامی دلائل اور قرآنی حقائق و معارف کو دوسری اقوام کے سامنے رکھنا تو وہ مسلمانوں کی نظر میں ملحد اور زندیق گردانا جاتا اور اسے اپنوں سے بہت کچھ سننا پڑتا تھا

جیسا کہ ہم عرض کر چکے ہیں فی زمانہ مایوسی کا شکار ہونے اور اسلامی تعلیمات سے عدم واقفیت کی وجہ سے مسلمان موجودہ دور میں معجزہ نمائی کو قصہ پارینہ تصور کئے بیٹھے تھے اور اسلام کی حقانیت کے لئے اس امر کے قائل نہ تھے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا اور ان کے ذریعہ ارضی و سماوی تازہ بتازہ نشانات اور معجزات آج بھی دکھاتا ہے چنانچہ اہلحدیثوں کے ایک عظیم مذہبی لیڈر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جلسہ اعظم مذاہب لاہور کے تیسرے اجلاس میں ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:-

"یہ وہ وقت ہے کہ لوگ معجزہ سے ہنستے ہیں معجزہ مانگتے ہیں لیکن انبیاء فوت ہو چکے امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے ہیں بے شک وارث انبیاء ولی تھے اور کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے۔ زیر زمین ہو گئے آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گذشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے۔"

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۴۲ مطبوعہ صدیقی پریس لاہور سال اشاعت ۱۸۹۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ اسلام کی حیات نو اور پیدا شدہ غلط عقائد خیالات کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے بایں وجہ حضور نے قرآن کریم و احادیث نبویہ نیز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی و الہام کی روشنی میں ایسے ایسے روحانی امور بیان فرمائے جو موجودہ زمانہ کے لوگوں کے لئے بالکل نئے اور حیران کن ثابت ہوئے اور آپ نے دیگر باتوں کے علاوہ ایک سچے مذہب کی صداقت و حقانیت آشکار کرنے کے لئے یہ علامت بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کے پیرو اس کے مقرب ہوتے ہیں اور ہمکلام ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے نہ صرف یہ کہ ایسا دعویٰ ہی کیا بلکہ ہزارہا تبشیری اور انذاری نشانات بھی دکھا کر اہل دنیا پر اسلام کی برتری اور صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کر دکھایا اور نشان نمائی کے میدان میں آپ ہمیشہ اغیار اسلام کو میدان مقابلہ میں برابر دعوت دیتے رہے آپ کیا شان سے فرماتے ہیں :-

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے حضرت امام الزمان مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام نے لایمسہ الا المطہرون کے مطابق اپنی شائع کردہ اسی سے زائد کتب میں جدید علم کلام کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن مجید کے ایسے ایسے حقائق و معارف اور نکات حکمیہ بیان فرمائے ہیں کہ عقل انسانی حیران و ششدر رہ جاتی ہے اور غیر متعصب انسان حیران ششدر رہ جاتی ہے اور غیر متعصب انسان داد تحسین دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ معارف قرآن کے سلسلہ میں حضور اصولی بحث کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں :-

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف اور حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا فقط بلاغت و فصاحت ایسا امر نہیں ہے جس کی اعجازی کیفیت ہر ایک خواندہ و ناخواندہ کو معلوم ہو جائے کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و حقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۲۶ تا صفحہ ۱۲۸ ایڈیشن سوم)

قرآن کریم کے غیر محدود حقائق و معارف کے سلسلہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام نے جدید علم کلام کی روشنی میں اپنی بصیرت افروز کتب میں نکتہ ہائے معرفت بیان فرمائے ہیں اور بعض دین سے پیچیدہ مسائل کو جس دانشمندانہ اور خداداد علم و فضل سے حل فرمایا ہے وہ واقعی بجز تائید آسمانی انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ ایک طویل مدت تک حضرت بانی سلسلہ احمد علیہ السلام کے پیش کردہ جدید علم کلام پر اہل زمانہ معترض رہے اور طرح طرح کے فتوے صادر کرتے رہے لیکن آخر وہ وقت بھی آگیا کہ بڑے بڑے ذی علم اصحاب کو حضور کے علم کلام سے استفادہ کرنا پڑا اور مخالفین اسلام کے مقابل ایسے لوگ انہی روحانی ہتھیاروں سے لیس نظر آتے جن پر وہ کبھی اعتراض کرتے تھے چنانچہ چند برس ہوئے ہم نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اس کے خوشہ چیں علماء" نیز "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی مقبولیت" وغیرہ عناوین کے تحت "الفضل" کی بعض اشاعتوں میں متعدد مضامین لکھ کر اپنے مذکورہ بالا دعوے کا عملی ثبوت بہم پہنچایا تھا اب جبکہ بعثت مسیح موعود پہ پون صدی بیت چکی ہے آہستہ آہستہ علمی طبقہ انہی خیالات اور نظریات کے قائل ہو رہا ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتب میں بیان فرما رکھے ہیں۔

چنانچہ مولانا عبدالمجید صاحب سالک مرحوم اپنی تصنیف "یاران کہن" میں ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"ان کا عقیدہ تھا کہ آج کل کے انسان میں معارف قرآنی فہم کی صلاحیت قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ ہے کیونکہ گذشتہ چودہ سو سال میں انسان نے فکری اور سائنسی علوم میں جو ترقی کی ہے اس نے قرآن کو آسان کر دیا ہے اور تسخیر کائنات کے سلسلہ میں جو کچھ کر رہا ہے وہی قرآنی تعلیمات کی منشاء ہے۔"

(یاران کہن صفحہ ۳۲ مطبوعہ ۱۹۵۵ء)

اعلان دارالقضاء

مکرم عتیق احمد صاحب کھوکھر ۱۱ الفرقان روڈ دھرمپورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میجر غلام محمد کھوکھر وفات پا چکے ہیں قطعات ۶/۱۴ و ۷/۱۴ واقع محلہ دارالرحمت میرے والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درجہ ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱) عتیق احمد صاحب (۲) شفیق احمد صاحب پسران مرحوم (۳) امۃ الباسط صاحبہ (۴) امۃ الخالق صاحبہ (۵) فریدہ شاہین صاحبہ (۶) فاخرہ صدیقہ صاحبہ دختران مرحوم استدعا ہے کہ قطعات مذکورہ بالا مرحوم کے تمام وارثان میں بحصص شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء)

درخواست دعا

مکرم محمد اسلم صاحب ساکن صدو گیرہ ضلع ساہیوال نے اپنے ایک کامعاملہ میں کامیابی کی خوشی میں چندہ تعمیر مسجد ارسال کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ ان کے کاروبار میں مزید برکت کے لئے دعا فرمائی جائے ان کے لئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۸۸

میں صفیہ بیگم زوجہ احمد خان صاحب منگلہ قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۸/۱۱۷ شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۵۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ صفیہ بیگم زوجہ احمد خان صاحب منگلہ چک ۱۶۸/۱۱۷ شمالی ضلع سرگودھا۔
گواہ شد۔ حکیم عطاء الرحمن معلم وقف جدید
گواہ شد۔ احمد خان منگلہ معلم وقف جدید (خاوند موصیہ)۔

مسل نمبر ۲۲۹۸۹

میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد حنیف صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۴½ تولہ مالیتی -/۵۷۵۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بڑا بھائی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ حمیدہ بیگم مکان ۶/۱۴ب فیکٹری ایریا ربوہ۔
گواہ شد۔ عطاء اللہ کلیم ولد سراج دین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ۔
گواہ شد۔ عطاء محمد مکان ۲/۴۲ فیکٹری ایریا ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۹۰

میں صبیحہ حسین زوجہ سید تنویر حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ذخیرہ شاہان ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ زیور طلائی وزنی ۴۰ تولہ مالیتی -/۲۰۰۰۰ روپے
۲۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ صبیحہ حسین زوجہ سید تنویر حسین شاہ صاحب ذخیرہ شاہان ڈاکخانہ تخت محل ضلع بہاولنگر۔
گواہ شد۔ سید ظہور احمد شاہ ولد سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب سکنہ مومن آباد ضلع بہاولنگر۔
گواہ شد۔ سید منصور احمد بشیر ولد سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب کوارٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۹۱

میں چاند سلطانہ بنت سید تفضل حسین صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ذخیرہ شاہان ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ سکنی پلاٹ اکنال مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے واقع لاہور
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ چاند سلطانہ بنت سید تفضل حسین شاہ صاحب ذخیرہ شاہان P.O تخت محل ضلع بہاولنگر۔
گواہ شد۔ سید منصور احمد بشیر ولد سید محمد اقبال حسین صاحب۔
گواہ شد۔ سید ظہور احمد شاہ ولد سید محمد اقبال حسین شاہ صاحب۔

مسل نمبر ۲۲۹۹۲

میں بشریٰ مبشر زوجہ مبشر احمد باجوہ صاحب۔ قوم باجوہ (وڑائچ)۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر -/۵۰۰۰ روپے (وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں۔
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ مالیتی -/۵۸۰۰ روپے
۳۔ رسٹ واچ مالیتی -/۱۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ بشریٰ مبشر بنت مبارک احمد صاحب دار النصر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ عبد المجید دار النصر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ خلیل الرحمن دار العلوم شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۹۳

میں غلام فاطمہ زوجہ چوہدری علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ نقد مبلغ -/۱۲۰۰۰ روپے۔
۳۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۴۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۱۱۶ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامۃ۔ غلام فاطمہ زوجہ چوہدری علی محمد صاحب مکان نمبر ۶۲ مینٹل ہسپتال لاہور۔
گواہ شد۔ چوہدری علی محمد (خاوند موصیہ) لاہور
گواہ شد۔ ملک منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

بچوں کے دانتوں کا گھن
بچوں کا سوتے میں پیشاب نکل جانا
بچوں میں مٹی کھانے کی عادت وغیرہ سے
بچاؤ کے لئے مفید لٹریچر
مفت طلب فرمائیے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
لاہور۔ کراچی۔ ربوہ فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمائندگانِ شوریٰ کے لئے ہدایات (بقیہ صفحہ ۲)

سب کمیٹی کے ممبران کیلئے ہدایات

سب کمیٹیوں میں ایسے آدمیوں کے نام لینے چاہئیں جو اس کے لئے کافی وقت دے سکیں اور ان مضامین کے ساتھ ان کو مناسبت ہو۔ مناسبت سے میری مراد ذہنی مناسبت ہے یہ مراد نہیں کہ وہ گریجوایٹ ہوں یا کسی خاص حد تک تعلیم حاصل کئے ہوں بلکہ اخلاص اور تقویٰ ہی ایسی چیزیں ہیں جو کسی شخص کو دینی کاموں کا اہل ثابت کرتی ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۲)

ممبرانِ سب کمیٹی کا شوریٰ میں اکٹھا بیٹھنا

جب کسی محکمہ کے متعلق سب کمیٹی اپنی رپورٹ پیش کرے تو سب ممبر قریب رہیں تا اگر وہ اپنی رائے بدلنا چاہیں تو مشورہ دے سکیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۴ء صفحہ ۱۳۲)

سب کمیٹی شوریٰ کے اجلاس سے غیر حاضری

جو اصحاب مجلس مشاورت کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کے اجلاس میں باوجود اطلاع دیئے جانے اور بلانے کے جواب نہیں دیتے یا شریک نہیں ہوتے تو ان کا نام مجلس مشاورت میں پیش ہوا کرے اور تین سال تک ان کو کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے۔

شرکت کے لئے کم از کم پندرہ یوم کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے۔ جو ممبر پھر بھی نہ آئے پہلی بار اس کا نام مجلس شوریٰ میں پیش ہو اور پھر بھی نہ آئے تو تین سال تک کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے نیز ایسے شخص کو تین سال تک مجلسِ شوریٰ کا ممبر نہ بننے دیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۱ء صفحہ ۵۳-۵۴)

سب کمیٹیوں کا طرزِ عمل

کوشش یہ ہو کہ رائے متفقہ ہو۔ اگر نہ ہو سکے تو کثرت رائے لکھی جائے لیکن اگر قلیل التعداد والے سمجھیں کہ ان کی یہی رائے ہے جسے ضرور پیش کرنا چاہیئے تو ان کی رائے بھی لکھی جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۸)

کسی فیصلہ شدہ امر کا دوسری مجلس میں رکھنے کا طریق

مشاورت کے ایک فیصلہ کے بعد معاً دوسری مجلس مشاورت میں اسے منسوخی کے لئے پیش کرنا اصولی طور پر درست نہیں۔ اس طرح ہر فیصلہ دوسری مجلس مشاورت کے ایجنڈا میں پیش نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کے لئے خاص حالات نہ ہوں اور دوبارہ پیش کرنے کی خاص ضرورت نہ ہو نیز خلیفۃ المسیح کی خدمت میں وجوہات پیش کرکے اس کے لئے خاص اجازت حاصل کرنی ضروری ہوگی۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۸ء صفحہ ۹۲ - ۱۹۲۹ء صفحہ ۸۶)

ترمیم پیش کرنے کا طریق

جو دوست پیش شدہ تجویز کے متعلق ترمیم پیش کرنا چاہیں وہ لکھ کر دیں۔

نمائندگانِ ضلع کا اکٹھا بیٹھنا

مجلس شوریٰ میں ہر ضلع کے نمائندوں کو اکٹھا بٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے تا کہ مشورہ کے وقت وہ آسانی سے ایک دوسرے سے مشورہ کر سکیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۵۰ء صفحہ ۴۵)

فرائض نمائندگانِ شوریٰ جب خلیفۂ وقت اپنا مشورہ پہلے بتا دے

خلیفۂ وقت جب پہلے اپنی کسی رائے کا اظہار کر دے تو جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنی دیانتدارانہ رائے کا اظہار کر دے اور ہرگز کسی اَور رائے سے متاثر نہ ہو حضرت رسول کریم صلعم نے بعض مقامات پر پہلے اپنی رائے کا اظہار فرمایا اور پھر لوگوں سے مشورہ لیا۔ آپ یقین رکھتے تھے کہ صحابہؓ ہر قسم کے اثر سے آزاد رہ کر دیانتدارانہ رنگ میں اپنا مشورہ پیش کریں گے۔ اسی طرح میں بعض اوقات اپنی رائے کا اظہار پہلے کر دیتا ہوں مگر آپ کا فرض ہے کہ وہ رائے دیں جس پر آپ کے دل کو اطمینان ہو۔ ہاں دلائل سن کر اگر کسی کی رائے بدل گئی ہو تو اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی پہلی رائے ہی پیش کرے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۲۹)

سلسلہ کا مجرم اور شوریٰ میں نمائندگی

جس شخص پر کسی وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا الزام ثابت ہو تو ایسے شخص کو سلسلہ کے کام سے برطرف کر دیا جائے گا اور اس کے بعد ایسے شخص کو کسی مقامی یا مرکزی عہدہ پر مقرر نہ کیا جائیگا اور نہ ہی ایسا شخص مجلس شوریٰ کا ممبر بننے کا اہل ہوگا۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۸)

(سیکرٹری مشاورت)

مکرم ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ ہاگورا وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

یہ خبر جماعت میں بڑے افسوس سے سنی جائیگی کہ جماعت احمدیہ وزیرآباد کے نہایت سرگرم اور فعال رُکن محترم شیخ محمد عبداللہ صاحب ہاگورا مؤرخہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۷ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے رحلت فرما گئے۔

آپ کی میّت ربوہ لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۲۰ مارچ کو نماز ظہر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے اسلئے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نہایت مخلص اور خلافت کے فدائی احمدی تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے جنہیں خلافت سے وابستہ ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم نہایت مخیر اور علم دوست انسان تھے۔ غرباء اور ناداروں کی خدمت اپنا فرض سمجھتے تھے۔

تبلیغ کا از حد شوق تھا۔ آپ کو دو دفعہ محض دین کی بناء پر قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ پہلی دفعہ ۱۹۷۵ء میں آپ کو "بم" کے کیس میں ملوث کیا گیا۔ اس مقدمہ میں آپ کو سوا مہینہ تک قید میں رہنا پڑا۔ بعدہٗ ہائیکورٹ نے آپ کو بری کر دیا۔ دوسری مرتبہ ۱۹۷۶ء میں آپکو قتل کے ایک مقدمہ میں گرفتار کروا دیا گیا۔ اس دفعہ آپ کو ۹ ماہ تک قید میں رہنا پڑا۔ ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء کو ہائیکورٹ سے ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔

مرحوم نے اپنے بعد ایک بیوہ اور آٹھ بچے چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے طاہر عبداللہ صاحب کینیڈا میں کاروبار کے سلسلہ میں مقیم ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (کرامت اللہ خادم۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم محمد احمد کی شادی مؤرخہ ۹/۲/۷۷ کو عمل میں آئی۔ عزیز کا نکاح عزیزہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت منظور احمد صاحب بھٹی ساکن چک 23/D.H.B کے ساتھ اسی روز مکرم چوہدری حاجی شریف احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک مذکور نے مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ مؤرخہ ۱۱/۲/۷۷ کو خاکسار کے مکان واقع محلہ دارالنصر شرقی ربوہ پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ قارئین سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(علی محمد ولد میاں خیرالدین صاحب مرحوم علی محمد کٹ پیس سٹور گولبازار۔ ربوہ)

مسائل نماز

سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ۔ بیشتر علماء کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ اور سب کی پسندیدہ نماز مترجم جس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل۔ ترتیب و تدفین عمدہ۔ تحت اللفظ سلیس ترجمہ، فلسفہ نماز کا نیا انداز اور قرآن مجید کی بعض آیات پر ضروری دعائیہ جواب درج ہیں۔

نیز بطرز یسرنا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے (جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے) بھی مل سکتے ہیں۔ معذرت کے ساتھ ۲۵ عدد کے خریدار کو ۲۰٪ کمیشن ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ فیض عام ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ۔ خط لکھ کر طلب کریں۔ منیجر ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ